



سوال

(514) موجودہ بینکاری نظام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سود قرآن کریم کی آخری آیتیں ہیں جن کے نازل ہونے کے کچھ ہی دن بعد نبی ﷺ کی وفات ہو گئی تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق وضاحت نہ فرمائی یا یہ سمجھنے کہ وضاحت کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ دین نبوی مکمل ہو چکا ہے حدیث شریف میں اس کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ سونے کے بدلے سونا چاندی کے بدلے چاندی گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو تک کے بدلے نمک کھجور کے بدلے کھجور کی بیٹی کے ساتھ لینا دینا جائز نہیں بلکہ سود ہے تو رہا حال مویشیوں کا اس میں اجازت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی کو ایک اونٹ دیا اور کچھ عرصہ کے بعد اس کے بدلے ۲۰ ہتھوٹے اونٹ لیے۔ (1) کچھ لوگ کہتے ہیں کہ چند اجناس ہی سود ہیں باقی سب چیزیں مستثنیٰ ہیں تو کیا ہمارے ملک کا نظام اجناس بینکاری جس کا تعلق ملکی معیشت پر ہے روپے کے بدلے مدت کے بعد زیادہ لیا جاتا ہے اس کو اسلامی کہیں گے یا سودی کیونکہ صرف سودیہ مذکورہ چیزوں میں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی ساری تحریر میں اصل سوال موجودہ بینکاری نظام کے متعلق دریافت کرنا ہے آیا یہ سود ہے یا نہیں؟ تو جواب بتوفیق اللہ تعالیٰ مندرجہ ذیل ہے۔

موجودہ رائج بینکاری نظام سراسر ربوی سودی نظام ہے جو حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَعْلَلَّ لِّلَّذِي لَا بَيْعَ وَحَرَّمَ لِزُبُورًا -- بقرة 275

”اللہ نے تجارت کو جائز کیا ہے اور سود کو حرام“ نیز فرمایا:

وَأَنْ تَبِئْتُمْ فَلَكُمْ زُورٌ، وَلَكُمْ لَلَّظٌ لِّمُونٍ وَلَا تَطَّ لِمُونٍ -- بقرة 279

”اور اگر بازاؤ تو تو اصل مال تم کو مل جائیں گے نہ ظلم کرو نہ تم پر ظلم ہوگا“ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب



(1) مؤطا امام مالک۔ کتاب البیوع باب ما یجوز من بیع الحجوان بعضه بعضا والسلف فیہ نوٹ) اس روایت کی تمام اسناد موقوف و مستقطع ہیں کیونکہ حسن بن محمد کی حضرت علی سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ یہ تحقیق الشیخ حافظ عمران عریف صاحب کی ہے۔

احکام و مسائل

خرید و فروخت کے مسائل ج 1 ص 355

محدث فتویٰ